سوال

(106) کیا شوہر بیوی کی پرورش کردہ بھتیجی کا محرم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں شادی شدہ ہوں اور میری اپنے بھائی یا بہن کی بیٹی پر کچھ مہربانیاں ہیں (یعنی میں نے اس کی پرورش کی ہے) تو کیا میرا خاوند میری بھانجی کا محرم ہوگا اور کیا میری بھانجی پر واجب ہے کہ وہ گھر میں اپنے خالو سے پردہ کرے آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ بھانجی کی عمر سولہ برس ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں ان مردوں کا ذکر کیا ہے جن سے عورت کے لیے جائز ہے کہ پردہ نہ کرے۔ فرمایا:

"اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں اور اپنی زیب وزینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے سسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھائی کے یا اپنی میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کی پردے کی باتوں سے مطلع نہیں اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے۔ اے مسلمانو! تم سب اللہ تعالیٰ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات اور کامیابی حاصل کرلو۔" (النور 31)

جب اس آیت میں خالو یا پھوپھا کو ان مردوں میں شامل نہیں کیا گیا جن سے پردہ نہیں کرے گی تو پھر اس کا حکم بھی اپنی اصل پر ہی باقی رہے گا کہ ان سے پردہ کرنا واجب ہے لیکن اگر اس عورت (پھوپھو) نے اپنی بھتیجی کو دودھ پلایا ہو تو اس وقت اس کا پھوپھا رضاعی باپ بن جائے گا اور اس وجہ سے وہ اس کا محرم ہوگا۔ لہذا اگر آپ نے اپنی بھتیجی کو دودھ نہیں پلایا تو پھر اسے اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے آپ کے خاوند یعنی اپنے پھوپھا سے پردہ کرنا چاہیے اور ایسا کرنا ہی فریقین کے لیے بہتر اور اچھا ہے اور دلوں کی پاکی اور فتنہ سے دوری بھی اسی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ آپ اور آپ کے خاوند کو اس بچی کی تربیت اور پرورش کرنے پر اجر وثواب سے نوازے اور اسے آپ کی حسنات میں شامل فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح وطلاق

ص166

محدث فتویٰ